اَحکام ومسائل

محمد منیر قمر، الخُبر

مختصر فضائل ومسائلِ حج وعمرہ

فضائل وبرکاتِ حج وعمرہ

① نماز وروزہ صرف بدنی عبادات ہیں اور زکوٰۃ صرف مالی، جبکہ حج وعمرہ، مالی وبدنی ہر قسم کی عبادات کا مجموعہ ہے۔

② اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔ (صحیح بخاری:۸)

③ ایمان و جہاد کے بعد حجِ مبرور ومقبول افضل ترین عمل ہے۔ (صحیح بخاری:۲۶)

④ دورانِ حج اگر کسی سے کوئی شہوانی فعل اور کسی گناہ کا ارتکاب نہ ہو تو حاجی گناہوں سے یوں پاک ہو کر لوٹتا ہے، جیسے آج ہی وہ پیدا ہوا ہے۔ (صحیح بخاری:۲۵۲۱)

⑤ حجِ مبرور کی جزا جنت ہے۔ (صحیح بخاری:۱۷۷۳)

⑥ حج عورتوں کا جہاد ہے۔ (بخاری:۱۸۶۱) جس میں کوئی قتال بھی نہیں۔ (مسند احمد:۱۵۶/۶) عورتوں کی طرح بوڑھوں اور ضعیفوں کا جہاد بھی حج وعمرہ ہے۔ (مسند احمد:۴۲۱/۲)

⑦ حج وعمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔ (نسائی:۲۶۲۶)

⑧ حاجی کی زندگی قابلِ رَشک اور وفات قابلِ فخر ہوتی ہے کہ اگر وہ احرام کی حالت میں فوت ہو جائے تو قیامت کے دن وہ لَبَّیْكَ پکارتا اُٹھایا جائے گا۔ (صحیح بخاری:۱۲۶۵)

⑨ رمضان میں کئے گئے عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری:۱۷۸۲)

⑩ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہے۔ (صحیح بخاری:۱۷۷۳)

فرضیتِ حج اور تارکِ حج کے لئے وعید

⑪ لوگوں پر اللہ کا یہ حق (فرض) ہے کہ جو اس کے گھر (بیت اللہ) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، وہ اس کا حج کریں اور جو کوئی اس کے حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔ (سورۃ آلِ عمران:۹۷)

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔ایک صحابی (اقرع بن حابسؓ) نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہر سال حج کریں؟ اُنھوں نے تین بار یہ سوال دہرایا اور نبی ﷺ خاموش رہے اور بالآخر فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج فرض ہوجاتا اور تم اس کی طاقت نہ پاتے۔(صحیح مسلم:۱۳۳۷)

⑫ حج کی استطاعت حاصل ہوجائے تو اس کی ادائیگی میں جلدی کرنا ضروری ہے۔ (مسند احمد:۱/۲۱۴)

⑬ اگر توفیق ہو تو پانچ سال میں ایک مرتبہ حج کر لینا چاہیے۔(ابن حبان:۹۶۰؛بیہقی:۵/۲۶۲)

⑭ جو استطاعت حاصل ہوجانے کے باوجود مشاغلِ دنیا میں مصروف رہے اور اسی حالت میں حج کئے بغیر ہی موت آجائے تو ان کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ''میرا جی چاہتا ہے کہ طاقت کے باوجود جن لوگوں نے حج نہیں کیا، میں ان پر غیر مسلموں سے لیا جانے والا ٹیکس (جزیہ) نافذ کردوں۔ اللہ کی قسم! وہ مسلمان نہیں ہیں۔'' (تلخیص الحبیر:۲/۲۲۳)

مفہومِ استطاعت

⑮ استطاعت کے مفہوم میں زادِراہ (البقرۃ:۱۹۷) اور سواری (یا مکہ آنے جانے کے لئے اس کے اخراجات) شامل ہیں۔ (سنن ابن ماجہ:۲۸۹۶)

⑯ اسی طرح اہل علم نے راستوں کے پرامن ہونے کی شرط بھی عائد کی ہے۔(الفتح الربانی ۱۱/ ۴۲،۴۳) اور عورتوں کے لئے ساتھ ہی کسی محرم کا ہونا بھی شرط ہے جو حج اور کسی بھی سفر (بخاری:۳۰۰۶) خصوصاً ایک دن اور ایک رات (بخاری:۱۰۸۸) یا زیادہ سے زیادہ تین دنوں اور تین راتوں کے ہر سفر کے لئے شرط ہے۔(صحیح مسلم)

⑰ استطاعت کے مفہوم میں ہی جسمانی استطاعت بھی شامل ہے، اگر کوئی شخص پیدل تو کجا، سواری پر بھی نہ بیٹھا رہ سکتا ہو تو اس کا حج کے سفر پر نکلنا واجب نہیں۔(بخاری:۱۵۱۲)

حجِ بدل

⑱ ضعیف العمر یا لاغر ومریض شخص اپنی طرف سے کسی کو 'حجِ بدل' کرواسکتا ہے۔ (صحیح بخاری:۱۵۱۳)

www.KitaboSunnat.com

⑲ حجِ بدل عورت، مرد کی طرف سے (صحیح بخاری:۱۵۱۳) مرد، عورت کی طرف سے (صحیح بخاری: ۶۶۹۹) عورت، عورت کی طرف سے (صحیح مسلم: ۱۱۴۹) اور مرد مرد کی طرف سے کر سکتے ہیں۔ (سنن ابوداؤد:۱۸۱۱)

⑳ حجِ بدل کرنے والے کے لئے شرط ہے کہ وہ پہلے اپنی طرف سے فریضہ حج ادا کر چکا ہو۔ (سنن ابوداؤد:۱۸۱۱)

سفرِ حج وعمرہ پر روانگی

㉑ تقویٰ و پرہیزگاری کو اختیار کریں کہ یہی بہترین زادِ راہ ہے۔ (البقرۃ:۱۹۷)

㉒ پورے سفرِ حج کے دوران بیہودہ وشہوانی افعال واقوال، لڑائی جھگڑے اور فسق و فجور سے بچیں۔ (البقرۃ:۱۹۷)

㉓ روانگی سے قبل خلوصِ نیت سے سابقہ تمام گناہوں سے توبہ کرلیں۔ (النور:۳۱) اس طرح سابقہ تمام گناہوں سے پلو پاک ہوجائے گا۔ (سنن ابن ماجہ:۴۲۵۰)

㉔ اگر آپ کے ذمے کسی کا کوئی حق یا امانت ہو تو وہ ادا کردیں۔ (النساء:۵۸)

㉕ خلوص وللّٰہیت اختیار کریں کہ یہ قبولیتِ عمل کی بنیادی شرط ہے۔ (البینۃ:۵)

㉖ مالِ حلال سے حج وعمرہ کریں، ورنہ قبولیت ناممکن ہے۔ (البقرۃ:۱۷۲، المؤمنون:۵۱)

㉗ سفرِ حج وعمرہ کے دوران خصوصاً اور عام حالات میں عموماً ممنوع زیب وزینت مثلاً داڑھی منڈوانا (بخاری:۵۸۹۲، ۵۸۹۳) اور مردوں کا سونے کی انگوٹھی یا چین وغیرہ کا استعمال کرنا (بخاری:۵۸۶۴) حرام وفسق ہے۔

㉘ زندگی بھر عموماً اور سفرِ حج وعمرہ میں خصوصاً اپنے آپ کو اعمال کے برباد کردینے والے شرک (الانعام:۸۹، الزمر:۶۵) اور فتنہ و دردناک عذاب کا باعث بننے اور جہنم لے جانے والی بدعات (النور:۶۳ وصحیح مسلم) کی تمام الائشوں سے پاک رکھیں۔

㉙ سفرِ حج وعمرہ پر کسی بھی دن نکل سکتے ہیں، البتہ مسنون ومستحب دن جمعرات (صحیح بخاری: ۲۹۴۹) اور صبح کا وقت (ابوداؤد:۲۶۰۶) یا پھر کم از کم دوپہر وزوالِ آفتاب کا وقت ہے۔ (صحیح بخاری:۱۰۸۹)

www.KitaboSunnat.com

(۳۰) کسی موحد، متبع سنت اور با اخلاق انسان کو اپنا رفیقِ سفر بنالینا چاہیئے۔ (صحیح بخاری: ۲۹۹۸)

(۳۱) آغازِ سفر پہ گھر میں دو رکعتیں پڑھنے کا صحیح احادیث سے ثبوت نہیں ملتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر وغیرہ والی مرفوع حدیث ضعیف ہے۔ ('سوے حرم' از مؤلف: ص ۱۱۰، ۱۱۲) البتہ حضرت ابن عمرؓ والا موقوف اثر سنداً صحیح ہے، جس میں ان کا سفر پر نکلنے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔ (مصنف ِابن ابی شیبہ) سفر سے واپسی پر نبی ﷺ کا مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر گھر میں داخل ہونا ثابت ہے۔ (صحیح بخاری: ۴۴۳)

(۳۲) سفر سے واپس آ کر گھر میں دن کے وقت یا سر شام داخل ہونا چاہیے۔ (بخاری: ۱۸۰۰) طویل سفر سے واپسی پر اطلاع کیے بغیر رات کو اپنے گھر آنے سے بھی نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری: ۵۲۴۶) اس میں بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں۔ (فتح الباری ۹/ ۳۳۹ تا ۳۴۱)

(۳۳) گھر سے نکلتے وقت یہ دعا کریں:

«بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ»

''اللہ کا نام لے کر اور اس پر توکل کر کے (گھر سے نکل رہا ہوں) اور اس کی توفیق کے بغیر نہ نیکی کرنے کی ہمت ہے، نہ برائی سے بچنے کی طاقت۔'' (سنن ابو داؤد: ۵۰۹۵)

(۳۴) مسافر کو الوداع کرنے والے یہ کہیں:

«اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ» (سنن ابو داود: ۲۶۰۰)

''میں تیرے دین و امانت اور خاتمۂ عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

(۳۵) مسافر جواباً دعا یوں کرے: «اَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُه»

''میں تمہیں اس ذاتِ الٰہی کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی گئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔''

(سنن ابن ماجہ: ۲۸۲۵)

(۳۶) سواری پر بیٹھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

«اَللهُ اَكْبَرُ، اَللهُ اَكْبَرُ، اَللهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ» (الزخرف: ۱۳، ۱۴)

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کیا، ورنہ ہم میں اس کی طاقت نہ تھی اور ہم سب اپنے ربّ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔'' (صحیح مسلم:۱۳۴۲)

۳۷ محض زیادہ ثواب کی نیت سے طویل سفر پیدل کر کے حج وعمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جانا بعض وجوہ کی بنا پر غلط ہے۔سواری اللہ کی نعمت ہے۔استطاعت ہو تو اسے استعمال کر لینا چاہیے اور یہی افضل ہے، یہی نبی ﷺ کا حکم ہے۔(صحیح بخاری:۱۸۶۵)

مواقیتِ حج وعمرہ

۳۸ عمرہ کے لیے سال کے کسی بھی ماہ اور کسی بھی وقت اِحرام باندھا جاسکتا ہے۔(الفتح الربانی ترتیب وشرح مسند احمد ۱۱/۱۵۱تا۱۵۸) البتہ حج کے احرام کے لیے مہینے مقرر ہیں۔ (البقرۃ: ۱۸۹،۱۹۷) جو کہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں۔(صحیح بخاری تعلیقاً، مسند شافعی، مستدرک حاکم، دارقطنی، بیہقی، معجم طبرانی اوسط وصغیر)

۳۹ حج وعمرہ کے لیے جانے والوں کے اِحرام باندھنے کے مقامات یہ ہیں: مدینہ سے ہوتے ہوئے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفۃ (بئر علی)، اہلِ شام اور اس راہ (اندلس، الجزائر، لیبیا، روم، مراکش وغیرہ) سے آنے والوں کے لیے جُحفہ (رابغ)، اہلِ نجد اور براستہ ریاض۔ طائف گزرنے والوں کے لیے قرن المنازل (السیل الکبیر یا وادیٔ محرم)، اہل یمن اور اس راستے سے (جنوبِ سعودیہ، انڈونیشیا، چین، جاوہ، انڈیا اور پاکستان سے) آنے والوں کے لیے یَلَمْلَمْ (سعدیہ) اور ان مقامات سے اندرونی جانب رہنے والوں کے لیے ان کے اپنے گھر ہی میقات ہیں۔(صحیح بخاری ومسلم) اہلِ عراق اور اس راستہ سے (ایران اور براستہ حائل) آنے والوں کا میقات ذاتِ عرق نامی مقام ہے۔(صحیح مسلم) مصر کے لیے بھی شام والوں کا ہی میقات ہے۔ (نسائی، دارقطنی، بیہقی، نیز فتح الباری ۳/۳۸۴ تا۳۹۱، الفتح الربانی ۱۱/۱۰۵ومابعد، المرعاۃ شرح مشکوٰۃ ۶/۲۳۲ ومابعد، فقہ السنہ)

۴۰ حج وعمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے والا اگر اِحرام باندھے بغیر میقات سے گزر جائے تو واپس لوٹ کر میقات سے احرام باندھ کر جائے یا پھر اندر ہی کہیں سے احرام باندھ لے تو دَم (فدیہ کا بکرا) دے اور اس کا حج وعمرہ صحیح ہوگا۔ (الفتح الربانی والمرعاۃ)

۴۱ کسی ذاتی غرض، تجارت، تعلیم، علاج وغیرہ سے جائے اور حج وعمرہ کا ارادہ نہ ہو تو بلا احرام

www.KitaboSunnat.com

حدودِ حرم میں داخل ہوسکتا ہے۔

(۴۲) پاک وہند سے ہوائی جہاز سے آنے والے لوگ اِحرام کی چادریں اور خواتین احرام کے کپڑے پہن کر چلیں اور جہاز کے عملے کے یہ بتانے پر کہ میقات سے گزرنے لگے ہیں، وہاں سے لَبَّـيْكَ پکارنا شروع کردیں۔ ہوائی مسافروں کا جہاز میقات سے گزر کر جدہ آتا ہے، لہٰذا ان کے لئے جدہ میقات نہیں ہے۔ (تنبیهات علیٰ أنَّ جدة لیست میقاتًا للشیخ ابن حمید والمرعاة ۶/۲۳۵تا۲۳۸)

اِحرام باندھنے کا طریقہ

(۴۳) غسل کرکے اِحرام باندھنا سنت ہے۔ (جامع ترمذی:۸۳۰) حیض والی عورتیں بھی غسل کر لیں اور اِحرام باندھ لیں۔ (صحیح مسلم:۱۲۰۹) کسی وجہ سے غسل نہ کرسکیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ (شرح مسلم از نووی، الفتح الربانی:۱۱/۱۲۳)

(۴۴) غسل یا وضو کرکے اِحرام کی نیت کرنے سے پہلے مردوں کا بدن پر خوشبو لگانا جائز ہے، چاہے اس کا اثر بعد میں دیر تک ہی کیوں نہ رہے۔ (صحیح بخاری:۵۹۲۸)

(۴۵) مرد، دو سفید چادریں لے لیں۔ عورتیں معمول کا صاف ستھرا اور موٹا و ساتر لباس ہی بطورِ احرام استعمال کرلیں۔ مرد سر کو ننگا رکھیں اور ایسا جوتا پہنیں جو ٹخنوں کو نہ ڈھانپے۔ عورتیں دستانے نہ پہنیں اور نہ ہی منہ پر نقاب باندھیں، البتہ غیر محرم لوگوں کی موجودگی میں سر سے کپڑا لٹکا کر پردہ کریں۔ (سنن ابوداؤد:۱۸۳۳)

(۴۶) اِحرام کے لیے کوئی مخصوص نماز نہیں۔ فرض، اشراق، ضحیٰ، تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد کی رکعتیں پڑھ لیں تو وہی کافی ہیں۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۱۰۸، ۱۰۹) بعض احادیث کی رو سے جمہور علما کے نزدیک یہ دو رکعتیں مستحب ہیں اور ان کا وقت اِحرام باندھنے کے بعد اور لَبَّيْك پکارنا شروع کرنے سے پہلے ہے۔ (صحیح بخاری:۱۵۵۴)

(۴۷) صرف عمرہ یا افضل ترین حج تمتع کا عمرہ کرنے والا دل میں نیت کرلے اور یہ الفاظ کہنا بھی ثابت ہے: «اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً» ”اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔“ اور اگر حجِ قران کرنا ہو تو یہ کہیں: «اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا وَ عُمْرَةً»

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں حج وعمرہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔''

صرف حجِ مفرد (بلا عمرہ) کرنا ہو تو یوں کہیں: «اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا»

''اے اللہ! میں حج کے لیے حاضر ہوا ہوں۔''

(۴۸) اور اس کے بعد تلبیہ کہنا شروع کردیں جو یہ ہے: «لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ»

''میں حاضر ہوں، اے میرے ربّ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک ہر قسم کی تعریف، تمام نعمتیں اور ساری بادشاہی تیرے ہی لئے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔'' (صحیح بخاری:۱۵۴۹)

یا ساتھ ہی یہ کہتے جائیں: «لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ» (سنن ابن ماجہ:۲۹۲۰)

''میں حاضر ہوں، اے معبودِ برحق! میں حاضر ہوں۔''

تلبیہ بلند آواز سے کہنا چاہیے، حتیٰ کہ خواتین بھی اتنی آواز سے کہیں کہ ان کی ساتھی خواتین سن سکیں۔ دوسرے مردوں تک ان کی آواز نہ جائے۔

(منسك ابن تيمية بحوالہ مناسک الحج والعمرۃ از شیخ البانیؒ: ص ۱۸)

(۴۹) میقات سے عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کرکے احرام کھول دیں اور معمول کے لباس میں رہیں اور ۸ ذوالحجہ (یومِ ترویہ) کو پھر اپنی رہائش گاہ سے حج کا اِحرام باندھیں اور دس ذوالحجہ کو قربانی کے بعد کھول دیں۔ یہ حجِ تمتع ہے جو کہ افضل ترین حج ہے۔

(بخاری ومسلم نیز دیکھئے نیل الاوطار ۴/۲/ ۳۱۰ تا ۳۱۴، الفتح الربانی ۹۵/۱۱، ۹۶)

(۵۰) میقات سے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھیں اور عمرہ کرکے اِحرام نہ کھولیں اور اسی حالت میں پھر ۸/ ذوالحجہ کو منیٰ چلے جائیں اور ۱۰/ ذوالحجہ کو قربانی کے بعد احرام کھول دیں۔ یہ حجِ قران ہے۔ اگر قربانی کا جانور ساتھ لے لیا ہو تو پھر حج قران کرنا ہی سنت ہے۔

(۵۱) میقات سے حج کا احرام باندھیں، مکہ پہنچ کر طوافِ قدوم وسعی کریں اور احرام کھولے بغیر منیٰ چلے جائیں اور تمام مناسکِ حج پورے کرکے احرام کھول دیں۔ اس حج کے ساتھ قربانی واجب نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محرماتِ احرام (وہ اُمور جو احرام کی حالت میں منع ہیں)

۵۲ اِحرام کی حالت میں بال کٹوانا، کاٹنا یا نوچنا حرام ہے۔ (البقرۃ:۱۹۶) کسی عذر کی وجہ سے بال کٹوانے پڑیں تو اس پر فدیہ ہے جو کہ چھ مسکینوں کا کھانا یعنی تین صاع (ساڑھے چھ کلو) غلہ بانٹنا یا تین روزے رکھنا یا پھر ایک بکرا ذبح کرنا ہے۔ (صحیح مسلم:۱۱۹/۸،۱۲۰)

۵۳ ناخن کاٹنا (مرد وزن)، سلے ہوئے کپڑے پہن لینا، جرابیں پہن لینا، سر ڈھانپنا (مردوں) اور خوشبو لگانا عورتوں اور مردوں کے لیے حرام ہے۔ (صحیح بخاری:۱۵۴۲)

۵۴ عورتوں کا دستانے پہننا اور نقاب (ڈھاٹا) باندھنا بھی منع ہے۔ (صحیح بخاری:۱۸۳۸) لیکن وہ سر کے کپڑے سے غیر محرم لوگوں سے پردہ کریں، جیسا کہ اُمہات المؤمنین اور صحابیات رضی اللہ عنہن نے کیا تھا۔ (سنن ابوداؤد:۱۸۳۳)

۵۵ نکاح و منگنی کرنا بھی منع ہے۔ (صحیح مسلم:۱۹۳/۹)

۵۶ جنگلی جانوروں کا شکار کرنا (المائدۃ:۹۵،۹۶) بھی منع ہے۔ اگر غلطی سے شکار کر بیٹھے تو فدیہ دے (المائدۃ:۹۵) نیل گائے کے بدلے پالتو گائے اور ہرن کے بدلے بکری ذبح کرے اور اگر مالی استطاعت نہ ہو تو ایسے جانوروں کی قیمت لگا کر اس کے برابر غلہ بنایا جائے اور پھر ہر ایک صاع (دو کلو) کے بدلے ایک روزہ رکھیں (تفسیر ابن کثیر مترجم اردو ۲/۲۲ تا ۲۷) بجّو کے شکار کے بدلے مینڈھا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن خزیمہ، دارقطنی، بیہقی، مستدرک حاکم، مسند احمد، ابو یعلی) خرگوش کے شکار پر بکری کا ایک سال سے چھوٹا بچہ (موطا مالک، مسند شافعی، بیہقی) جنگلی گدھے کے شکار پر گائے (بیہقی) کبوتر پر بکری (مسند شافعی) لومڑی اور گوہ پر بھی بکری کا ایک سال کا بچہ فدیہ ہے۔ (مسند شافعی، تلخیص الحبیر:۲۸۱/۱،۲۸۸)

۵۷ جماع (ہم بستری)، بوس وکنار، بدکاری ومعصیت اور لڑائی جھگڑا بھی منع وحرام ہے۔ (البقرۃ:۱۹۷) جماع سے حج باطل ہوجاتا ہے اور بوس وکنار سے حج باطل تو نہیں ہوتا مگر اس پر دَم ہے۔ (المغنی ۳۱۰/۳، الفتح الربانی ۲۳۳/۱۱،۲۳۶)

۵۸ بلا کسی اہم ضرورت کے کنگھا کرنا مکروہ ہے۔ (شرح مسلم نووی ۱۴۰/۸/۴)

www.KitaboSunnat.com

اور اگر کوئی واقعی ضرورت پیش آجائے تو پھر جائز ہے۔(بخاری:۳۱۶،۳۱۷،۳۱۹،۱۵۵۶)

آدابِ حرمین شریفین

۵۹ حدودِ حرمین میں اُگے ہوئے درخت، گھاس اور نباتات کاٹنا ہر حال میں منع ہے۔البتہ اِذخر نامی گھاس، خود اُگائی ہوئی سبزیات اور سوکھے ہوئے درختوں یا گھاس پھوس کو کاٹنے کی اجازت ہے۔(بخاری:۱۸۳۴، نیز دیکھئے المغنی ۳/۳۱۵،۳۱۶)

۶۰ اِحرام کی حالت کی طرح حدودِ حرم میں بھی شکار کرنا منع ہے۔البتہ مرغی وبکری وغیرہ ذبح کرسکتا ہے اوران کا گوشت بھی کھا سکتا ہے۔

۶۱ حدودِ حرم میں گری پڑی چیزوں کا اُٹھانا بھی منع ہے، سوائے اس کے جو اعلان کروانا (یا 'دفتر گم شدہ اشیا' میں جمع کروانا) چاہتا ہو۔(بخاری:۱۸۳۴)

مباحاتِ احرام (وہ اُمور جو اِحرام کی حالت میں جائز ہیں)

۶۲ غسل جنابت کے جواز پر تو تمام علماے اُمت کا اجماع ہے۔(فتح الباری ۴/۵۵،۵۶،الفتح الربانی ۱۱/۲۱۰،۲۱۳) اور محض ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے بھی جائز ہے۔(بخاری:۱۸۴۰) سر کو دونوں ہاتوں سے مل کر دھو سکتے ہیں۔(بخاری:۱۸۴۰) دورانِ غسل اگر سر یا بدن کا کوئی بال خود بخود ٹوٹ کر گر جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔(الفتح الربانی ۱۱/۲۱۳،فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۱۱۶) اس کے لئے کوئی بھی صابن استعمال کر سکتے ہیں،البتہ احناف کے نزدیک اُس صابن کا خوشبودار نہ ہونا ضروری ہے۔(الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱/۶۵۰۔۶۵۱،فقہ السنہ ۱/۶۶۶) سر دھوتے یا نہاتے یا پانی میں غوطہ لگاتے ہوئے سر ڈھک جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔(مسند شافعی:۱۱۷) بوقتِ ضرورت احرام کا کوئی کپڑا بدلا یا دھویا جاسکتا ہے۔ (دارقطنی،بیہقی،المحلی ابن حزم)

۶۳ چھتری، کپڑے، خیمے، درخت یا گاڑی کے چھت وغیرہ کے نیچے سائے میں بیٹھنا جائز ہے۔(مسلم:۸/۱۷۰،۱۹۶، نیز دیکھئے فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۱۱۲،فقہ السنہ ۱/۶۶۷ تا ۶۶۹)

۶۴ بوقتِ ضرورت آنکھوں میں سرمہ یا کوئی دوا لگانا بھی گوارا ہے۔ (صحیح مسلم:۸/۱۲۴) محض زینت کے لیے سرمہ لگانا مناسب تو نہیں،لیکن اس پر کوئی فدیہ بھی نہیں۔(المغنی ۳/۲۹۵)

www.KitaboSunnat.com

(۶۴) مچھلی وغیرہ کا سمندری شکار کرنا اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(سورۃ المائدۃ:۹۶)

(۶۵) بلا قصد واِرادہ عورت سے چھو جانے میں کوئی مؤاخذہ نہیں۔(الفتح الربانی ۲۳۶/۱۱) البتہ شہوت کے ساتھ چھونا اور بوس وکنار کرنا حرام ہے جس کی تفصیل محرماتِ احرام میں گزری ہے۔

(۶۶) موذی جانوروں، سیاہ وسفید کوے، چیل، بچھو، چوہے اور کاٹنے والے پاگل کتے کو (احرام کی حالت اور حرم میں بھی) مارنا جائز ہے۔(بخاری:۱۸۳۶) شیر، چیتا، بھیڑیا بھی مار سکتے ہیں۔ (دیکھئے فتح الباری ۳۶/۴ تا ۳۹) عام گھریلو کالا کوا اس حکم سے خارج ہے۔(فتح الباری ۳۸/۴، فقہ السنہ ۶۷۱/۱) مکھی، مچھر، کھٹمل، چیچڑی، چیونٹی اور جوئیں نکال کر پھینک سکتا ہے اور مار دے تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ مارنے سے پھینکنا اچھا ہے۔(المحلّٰی ابن حزم ۲۴۵/۷، فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۱۸/۲۶، فقہ السنہ ۶۷۰/۱)

(۶۸) اِحرام کی حالت میں سر کا ڈھانپنا تو منع ہے، جیسا کہ محرمات میں ذکر ہوا ہے، البتہ منہ ڈِھانپ سکتے ہیں۔(فتح الباری ۵۴/۴، ۵۵، شرح مسلم نووی ۱۲۶/۸ تا ۱۲۹، فقہ السنہ ۶۶۶/۱)

(۶۹) پچھنے اور سینگی لگوانا یا فصد کروانا جائز ہے۔(بخاری:۱۸۳۵) سر یا جسم کے کسی حصے کو احتیاط کے ساتھ خراش سکتا ہے۔(موطأ مالک:۳۸۵/۱) اس کے باوجود اگر کوئی بال گر جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔(مجموعہ رسائل کبریٰ ابن تیمیہ ۳۶۸/۲ بحوالہ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص ۲۷)

(۷۰) بیلٹ، گھڑی، عینک لگانا، پرس باندھنا اور آئینہ دیکھنا، چادر کو گرہ لگانا، عورت کا کوئی بھی زیور پہننا اور مرد کا چاندی کی انگوٹھی پہن لینا جائز ہے۔(فقہ السنہ ۶۶۸/۱)

(۷۱) پھول یا کسی بوٹی کی خوشبو سونگھنا، دانت داڑھ نکلوانا، مرہم پٹی کروانا، ٹوٹے ہوئے ناخن کو اُتار کر پھینکنا قابل مؤاخذہ نہیں ہے۔(بخاری، مؤطا مالک، بیہقی، محلّٰی نیز دیکھئے فقہ السنہ ۶۶۷/۱) بوقتِ ضرورت سر پر کچھ اُٹھا لینے سے سر ڈھک جائے تو کوئی حرج نہیں۔(فقہ السنہ ۶۶۶/۱)

آدابِ دخول مکہ ومسجدِ حرم

(۷۲) ممکن ہو تو دخولِ مکہ سے قبل کہیں غسل کریں، دن کو شہر مکہ میں داخل ہوں، اس دن سے پہلی رات مقامِ ذی طویٰ (آبارِ زاہد) پر گزاریں۔(بخاری:۱۵۵۳، ۱۵۷۳) مکہ میں بالائی جانب (ثنیہ کداء یا ثنیہ علیاء) سے داخل ہوں اور مکہ کی زیریں جانب سے نکلیں۔

(بخاری:۱۵۷۷) اگر ممکن نہ ہو تو کسی بھی راستہ سے داخل ہوسکتے ہیں۔ (ابوداؤد:۱۹۳۷)

۴۳ باب السلام سے ہوتے ہوئے باب بنی شیبہ کے راستے مسجد ِحرام میں داخل ہوں۔ (ابن خزیمہ:۲۷۱۳) مسجد ِحرام میں داخلے کے وقت بھی دایاں قدم پہلے اندر رکھیں۔ (بیہقی:۲/۴۴۲) اور یہ دعا کریں:

«اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» (صحیح مسلم:۵/۲۲۵)

''اے اللہ! حضرت محمدﷺ پر درود ورحمتیں نازل فرما۔اے اللہ ! میرے لئے رحمتوں کے دروازے کھول دے۔''

۴۴ بیت اللہ شریف (کعبہ معظّمہ) پر نظر پڑے تو اس وقت کے لیے نبیﷺ سے تو کوئی دعا ثابت نہیں اور جو مشہور ہے، وہ ضعیف ہے۔البتہ حضرت عمر فاروق اور سعد بن مسیّب رضی اللہ عنہما یہ دعا کیا کرتے تھے:''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَام''''اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ:۴/۹۷)

۴۵ کعبہ شریف کو دیکھ کر نبیﷺ کا دونوں ہاتھوں کو اُٹھانا تو صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ البتہ مصنف ابن ابی شیبہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے مروی ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے۔ (مناسک الحج والعمرہ للالبانی ص۲۰)

مسائل واحکام اور طریقۂ طواف

۴۶ مسجد ِحرام کا تحیہ طواف ہے، لہٰذا یہاں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں نہ پڑھیں بلکہ طواف شروع کردیں۔ ہاں اگر کوئی فرض نماز رہتی ہے تو وہ پہلے پڑھ لیں۔ (المغنی ۳/۳۴۳،فقہ السنہ ۱/۶۹۳)

۴۷ طواف کے لیے طہارت و وضو شرط ہے۔ (بخاری:۱۶۴۱،۱۶۱۴) حیض ونفاس کی حالت میں طواف نہ کیا جائے۔ (بخاری:۲۹۴،۳۰۵)

۴۸ سب سے پہلے حجر اسود کے سامنے آئیں اور بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے اسے بوسہ دیں اور طواف شروع کردیں۔ (بخاری ومسلم) اور اگر بوسہ نہ دے سکیں تو ہاتھ یا چھڑی

www.KitaboSunnat.com

لگا کر اسے بوسہ دے لیں۔ (مسلم:۹/۱۷) اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور سے ہی تکبیر کہتے ہوئے اشارہ کریں اور طواف شروع کر دیں۔ (صحیح بخاری:۱۶۱۳) صرف اشارے کی شکل میں ہاتھ کو بوسہ دینا ثابت نہیں ہے۔ یہ عمل طواف کے ساتوں چکروں میں سات مرتبہ دہرائیں۔ (ابوداؤد:۱۸۷۶) یہاں دھکم پیل اور زور آزمائی جائز نہیں اور بوسہ دینے کے لیے کمزوروں کو تکلیف نہیں دینی چاہیے۔ (مسند احمد:۱/۲۸)

(۷۹) طواف میں ہر چکر میں رکنِ یمانی کو بوسہ دینا ثابت نہیں نہ اشارہ کرنا۔ اگر ممکن ہو تو صرف ہاتھ سے چھونا روا ہے۔ (نیل الاوطار شوکانی ۳/۴۲/۵، ۴۳، مناسک الحج والعمرہ للالبانی ص۲۲)

(۸۰) صرف پہلے طواف کے ساتوں ہی چکروں میں مردوں کے لیے اضطباع (دایاں کندھا ننگا کرنا) اور ان میں سے صرف پہلے تین چکروں میں رَمَل چال (آہستہ آہستہ دوڑنا) ضروری ہے۔ (سنن ابوداؤد:۱۸۸۴)

رَمَل سنتِ رسول ﷺ ہے۔ (صحیح بخاری:۱۶۰۲) مگر عموماً اس میں لاپرواہی کی جاتی ہے۔

(۸۱) حجرِاسود اور بابِ کعبہ کی درمیانی دیوار 'ملتزم' کے ساتھ چمٹنا، اس پر چہرہ، سینہ، ہاتھ اور بازو لگانا اور دعائیں کرنا بھی مسنون عمل ہے۔ (سنن ابوداؤد:۱۸۹۹) اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں، البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دخولِ مکہ کے وقت یعنی طواف کے ساتھ ہی کسی وقت کرلیتے تھے۔ (مناسک الحج والعمرۃ:ص۲۳)

(۸۲) طوافِ حطیم (حجرِ اسماعیل علیہ السلام کا نیم دائرہ) کے باہر سے گزر کر کرنا چاہیے۔ (صحیح بخاری:۱۵۸۳، ۱۵۸۴) تاکہ پورے بیت اللہ کا طواف ہو جس کا حکم ہے۔ (الحج:۲۹)

(۸۳) حجرِ اسود، رکنِ یمانی اور ملتزم کے سوا پورے بیت اللہ (کعبہ معظّمہ) کے کسی بھی حصہ کو بوسہ دینا، چھونا یا اشارہ کرنا ثابت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:۱۶۰۹)

(۸۴) دورانِ طواف بلاضرورت لایعنی گفتگو سے احتراز کریں کیونکہ طواف بھی نماز ہی ہے، البتہ اس میں جائز گفتگو گوارا ہے۔ (سنن ترمذی:۹۶۰)

(۸۵) رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیانی حصہ میں یہ دعا کریں:

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

www.KitaboSunnat.com

''اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا وآخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔'' (البقرۃ:۲۰۲) (سنن ابوداؤد:۱۸۹۲)

باقی سارے چکر اور ساتوں ہی چکروں میں قرآنِ کریم اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ کوئی بھی دعا کریں، چاہے اپنی اپنی زبان میں دعائیں مانگیں، کوئی حرج نہیں۔(ابن تیمیہ بحوالہ مناسک الحج والعمرۃ، ص۲۳) اور سات چکروں کے لیے الگ الگ جو سات دعائیں تجویز کی گئی ہیں، ان کے 'چکر' میں نہیں پڑنا چاہیے، کیونکہ ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

⑧⑥ بیت اللہ کے جتنا قریب ہوکر طواف کریں، اتنا ہی افضل ہے، البتہ بھیڑ کی وجہ سے جہاں بھی ممکن ہوکرلیں، پوری مسجدِ حرام (اور اس کی سب منزلوں) میں طواف صحیح و جائز ہے۔
(التحقیق والایضاح از شیخ ابن باز ص ۳۱)

⑧⑦ اگر طواف کے چکروں میں شک ہوجائے تو تھوڑی تعداد پر اعتماد کر کے باقی تعداد کو پورا کرلیں۔ (حوالہ سابقہ)

⑧⑧ پیدل طواف افضل ہے، مگر کسی ضرورت و مجبوری کے تحت سوار ہوکر بھی جائز ہے۔
(صحیح مسلم:۹/۱۸،۱۹)

⑧⑨ طواف کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اور نہ ہی طواف والی دو رکعتوں کا کوئی وقتِ کراہت ہے، وہ بھی ہر وقت پڑھی جاسکتی ہیں۔ (ابوداؤد:۱۸۹۴)

⑨⓪ استحاضہ (عورت کو خون کے قطرے آتے رہنا) بواسیر، سلسلِ بول اور سلسلِ ریح (ہوا) کی بیماری والے طواف و نماز ادا کرسکتے ہیں۔(صحیح بخاری:۳۰۶)

⑨① دورانِ طواف نماز کا وقت ہوجائے یا بول و براز کی حاجت ہوجائے تو اپنی نماز سے فارغ ہوکر جہاں سے طواف چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرلیں۔ (بخاری مع فتح الباری ۳/۴۸۴)

⑨② طواف کے سات چکروں سے فارغ ہوکر مقامِ ابراہیم پر آجائیں اور یہ پڑھیں:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ (البقرۃ:۱۲۵)

''اور مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔''

مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھ کر (صحیح مسلم) دو رکعت نماز پڑھیں۔(صحیح

www.KitaboSunnat.com

مسلم:۸؍۱۷۰) اگر اژدہام کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوتو پھر سارے حرم میں کہیں بھی یہ دو رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔اگر بھول جائیں تو حرم یا خارج از حرم کہیں بھی ان کی قضا بھی ممکن ہے۔ (فتح الباری ۳؍۴۸۷) پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاحد پڑھنا مسنون ہے۔ (سنن ابن ماجہ:۳۰۷۴)

ایک حدیث میں پہلی رکعت میں الاخلاص اور دوسری میں الکافرون آیا ہے۔ (مسلم: ۸؍ ۱۷۰،۱۹۶) مگر قرآنی ترتیب کے مطابق پہلی حدیث ہی ہے۔یہ دو رکعتیں پڑھ کر وہیں بیٹھے بیٹھے خوب دعا کریں۔

۹۳ اَب آبِ زمزم پئیں، بشرطیکہ روزہ نہ ہو اور اپنے سر پر بھی پانی ڈالیں۔ (مسند احمد:۳؍۳۹۴)

ایک حدیث میں چہرہ دھونے کا بھی ذکر ہے،مگر وہ روایت ضعیف ہے۔(اخبارِ مکہ فاکہی، تخریج سوے حرم: ص ۲۸۹) پورا وضو کرنے بلکہ نہانے اور اس میں کفن ونقدی بھگونے والے اپنے طرزِ عمل پہ نظر ثانی کریں۔آبِ زمزم مریضوں کو پلانا اور ان پر چھڑکنا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔
(تاریخ کبیر از امام بخاری:۳؍۱۸۹)

۹۴ زمزم پی کر پھر حجر اسود کا استلام (حسبِ موقع بوسہ، چھونا یا اشارہ) کریں تاکہ طواف کا اوّل وآخر نبی ﷺ کی طرح استلام پر ہی ہو اور پھر بابِ صفا کے راستے صفا کی طرف نکل جائیں۔ (صحیح مسلم:۸؍۱۷۰،۱۹۶)

مسائل واحکام اور طریقۂ سعی

۹۵ سعی کا آغاز کرنے کے لیے صفا پہاڑی کے اوپر تک چلے جانا مسنون وافضل ہے۔ وہاں یہ آیت پڑھیں:﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ:۱۵۸)
''بے شک صفا ومروہ اللہ کے شعائر ونشانیوں میں سے ہیں۔''
اور ساتھ ہی یہ کہیں:«اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ» (صحیح مسلم:۸؍۱۷۰،۱۹۶)
''میں بھی وہیں سے سعی شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے (تذکرہ) شروع فرمایا ہے۔''
صفا پر قبلہ رو کھڑے ہوکر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ، اللّٰهُ اَکْبَرُ ، اللّٰهُ اَکْبَرُ کہیں اور پھر تین مرتبہ ہی یہ ذکرِ الٰہی دہرائیں: «لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهٗ

www.KitaboSunnat.com

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ» ...... «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ» ''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں،اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' ......''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں،اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے تمام سرکش جماعتوں کو شکست دی۔'' (صحیح مسلم:۱۷۰/۸،۱۹۶)

۹۶ اب یہاں اپنے لئے خوب دعائیں کریں اور صفا سے نیچے مروہ کی جانب اُترنا شروع کردیں اور جب سبز ستونوں کے وسط میں پہنچیں تو آہستہ آہستہ دوڑیں یہاں تک کہ اگلے سبز ستون آجائیں، پھر آہستہ چلنے لگیں اور مروہ تک پہنچ جائیں۔(صحیح مسلم:۱۷۰/۸،۱۹۶)

۹۷ صفا ومروہ کی سعی کے دوران بھی طواف کی طرح صرف ایک دعا ہی مرفوعاً ضعیف مگر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے صحیح سند سے ثابت ہے، جو یہ ہے:«رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ» (مصنف ابن ابی شیبہ:۶۸/۴،۶۹)

''اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما،تو غالب اور صاحبِ کرم ہے۔''

صفا کی طرح ہی مروہ کے بھی اوپر چڑھ جائیں اور وہاں بھی صفا والا ذکر اور دعائیں کریں۔(صحیح مسلم:۱۹۶/۸،۱۷۰) صفا سے مروہ تک ایک اور مروہ سے صفا تک دو اور اسی طرح سات چکر مروہ پر مکمل ہونگے۔طواف اور سعی کے چکروں میں یہ فرق ہے۔(مسلم:۱۷۰،۱۹۶)

۹۸ صفا ومروہ کی موجودہ صورتِ حال میں حیض ونفاس والی عورت کا سعی کرنا مناسب نہیں لگتا، کیونکہ یہ ساری جگہ ہی حرم میں شامل لگتی ہے۔ بہرحال اصل مسئلہ یہ ہے کہ صفا ومروہ کی سعی کے لیے طہارت و وضو شرط نہیں ہے۔(صحیح مسلم:۱۴۶/۸) گویا باوضو افضل ہے،مگر بلا وضو بھی جائز ہے۔

۹۹ طواف کی طرح ہی سعی بھی پیدل ہی افضل ہے،مگر بوقتِ ضرورت سواری کا استعمال بھی جائز ہے۔(مسلم:۱۰/۹،۱۱)

۱۰۰ سعی مکمل کرکے مروہ سے باہر نکل جائیں اور صرف عمرہ یا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے سر منڈوالیں یا سارے سر کے بال ہلکے کروالیں۔صرف چند جگہوں سے قینچی سے بال کاٹ

www.KitaboSunnat.com

لینا جائز نہیں ہے۔ عورتیں چوٹی کے بال پکڑ کر اُنگلی کے پورے کے برابر کاٹ لیں۔ اس کے ساتھ ہی اِحرام کھول دیں، آپ کا عمرہ مکمل ہوا۔

(۱۰۱) اگر کوئی قربانی ساتھ لایا ہے اور حج قران کر رہا ہے تو وہ عمرہ مکمل کرلے بال نہ کٹوائے، نہ اِحرام کھولے، بلکہ بدستور احرام میں ہی رہے۔ وہ یومِ نحر کو ہی قربانی کے بعد اِحرام کھولیں گے۔ (بخاری ومسلم) البتہ اگر کوئی قربانی ساتھ نہ لایا ہو اور قِران کی نیت کرلی ہو تو اسے عمرہ کرکے قربانی کی نیت فسخ کردینی اور تمتع کی نیت کرلینی چاہئے اور بال کٹوا کر اِحرام کھول دینا چاہئے، جیسا کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری:۱۵۵۶)

(۱۰۲) اگر کسی عورت نے عمرہ کا احرام باندھا اور طواف سے پہلے ہی حیض آگیا یا زچگی ہوگئی تو وہ پاک ہونے تک طواف وسعی نہ کرے۔ خون بند ہونے کے بعد غسل کرکے طواف وغیرہ کرے اور اگر ۸/ ذوالحج تک بھی پاک نہ ہو تو منیٰ چلی جائے۔ اس طرح اس کا یہ 'حج قِران' ہو جائے گا۔ (التحقیق والایضاح ص۳۴) ایسی عورت اور ہر قارِن کے لیے صرف ایک ہی طواف وسعی حج وعمرہ دونوں کے لیے کافی ہے۔ (بخاری ومسلم) اور اگر ایسی کوئی عورت حضرت عائشہؓ کی طرح تَنْعِیم سے عمرہ بھی کرلیتی ہے تو اس کے لئے مثال موجود ہے۔ (بخاری ومسلم) یہ صرف ایسے لوگوں کے لیے ہے۔ اس سے 'چھوٹا عمرہ' کی لائنیں لگا دینا ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ ایک ہی سفر میں بکثرت عمرے سلف اُمت سے ثابت ہیں۔ (زادالمعاد:۲/۱۷۰)

مسائل واَحکام اور طریقۂ حج

احرامِ حج اور منیٰ کو روانگی

(۱۰۳) ۸/ ذوالحج (یومِ ترویہ) کو اپنی رہائش گاہ سے غسل کرکے بدن کو خوشبو لگا کر (لَبَّیْكَ حَجًّا اور پھر تلبیہ کہتے ہوئے) حج کا احرام باندھیں اور منیٰ کو روانہ ہوجائیں۔ (بخاری:۳/۵۰۶) اور نمازِ ظہر وعصر، مغرب وعشاء اور اگلے دن کی فجر وہیں پڑھیں۔ (صحیح مسلم:۸/۱۷۰،۱۹۶) یہاں ظہر وعصر اور عشاء قصر کرکے پڑھنا سنت ہے اور اس میں مقامی وآفاقی حجاج میں کوئی فرق نہیں۔ (التحقیق والایضاح: ص۲۷) اگر کثرتِ حجاج اور اژدہام کی وجہ سے کسی کو منیٰ میں جگہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ملتی اور وہ منیٰ کے آخری حصے کے ساتھ ہی، مگر منیٰ سے باہر خیمہ لگا لیتا ہے تو اس کا حج صحیح ہے کیونکہ عذر کی وجہ سے منیٰ میں نہ رہ سکنے کی، نبی ﷺ نے بکریاں چرانے والوں اور اپنے چچا حضرت عباسؓ کو پانی پلانے کی وجہ سے رخصت دے دی تھی۔

(فتویٰ شیخ عثیمین، مجلّہ الدعوۃ الریاض شمارہ ۱۸۲۸، ۲۴/ ذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ، ۷ فروری ۲۰۰۲ء)

(۱۰۴) ۹/ ذوالحج (یومِ عرفہ) کو سورج نکلنے کے بعد میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہوں۔ (مسلم: ۹/ ۴۰) ممکن ہو تو منیٰ سے پہلے وادئ نمرہ میں جائیں اور زوالِ آفتاب تک وہیں رہیں۔ (صحیح مسلم: ۸/ ۱۷۰، ۱۹۶) اور زوال کے بعد ساتھ ہی اگلی وادئ عرنہ میں چلے جائیں، جہاں آج کل مسجد نمرہ بنائی گئی ہے۔ وہاں نمازِ ظہر وعصر کی دو دو رکعتیں (قصر) ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع تقدیم سے پڑھیں اور پھر عرفات چلے جائیں۔ (صحیح مسلم: ۸/ ۱۷۰، ۱۹۶) اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو سیدھے عرفات ہی چلے جائیں۔

(۱۰۵) نبی ﷺ نے جبلِ رحمت کے دامن میں وقوف فرمایا۔ اس کے اوپر نہیں چڑھے۔ (صحیح مسلم: ۸/ ۱۷۰، ۱۹۶) اور فرمایا کہ ''میں نے یہاں وقوف کیا ہے۔ البتہ سارا میدانِ عرفات ہی جائے وقوف ہے۔'' (صحیح مسلم: ۸/ ۱۹۵) حاجیوں کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ جائز نہیں۔ (بخاری: ۱۶۶۱) البتہ ۹/ ذوالحج کا روزہ عام مسلمانوں کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (صحیح مسلم: ۸/ ۵۰، ۵۱) میدانِ عرفات میں یہ دن ذکر اور دعائیں کرنے میں گزاریں۔ دعاؤں کے لیے نبی ﷺ نے دونوں ہاتھ سینے تک (بیہقی، مسند احمد، اخبارِ مکہ از فاکہی) اُٹھائے تھے۔ (نسائی: ۵/ ۲۵۱، ۲۵۱)

(۱۰۶) ''کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے رہائی دے۔'' (صحیح مسلم: ۹/ ۱۱۷) ''اس دن اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اہلِ عرفات پر فخر کرتا ہے۔ اور فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتا ہے: میں نے اِن سب کو بخش دیا۔'' (شرح السنہ از بغوی: ۱۹۳۱)

(۱۰۷) ایک دعا کو یومِ عرفہ کے لیے نبی ﷺ نے منتخب فرمایا ہے، جو یہ ہے:

«لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

www.KitaboSunnat.com

قَدِيْرٌ) ''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہی اور ہر طرح کی حمد وثنا اسی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔'' (ترمذی: ۳۵۸۵)

غرض یہ سارا دن قرآن وسنت سے ثابت شدہ مسنون اذکار ودعاؤں اور اللہ سے اپنی حاجتیں طلب کرنے میں گزارنا چاہیے۔

مزدلفہ کو روانگی

(۱۰۸) غروبِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے (مغرب کی نماز پڑھے بغیر) تلبیہ وتکبیرات کہتے ہوئے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں، اور مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع تاخیر اور قصر سے پڑھیں، ایک اذان اور دونوں کے لیے الگ الگ اِقامت کہیں۔ (صحیح مسلم: ۸/۱۷۰، ۱۹۶) اور دونوں نمازوں کی پانچ فرض رکعتوں کے سوا نبی ﷺ کا وہاں کچھ بھی پڑھنا ثابت نہیں۔ (صحیح بخاری: ۱۶۷۴) علامہ ابن قیم کی تحقیق کے مطابق اس دن نبی ﷺ نے نمازِ تہجد بھی نہیں پڑھی (حجۃ النبی ﷺ للالبانی: ص ۷۶)

صبح نمازِ فجر کے بعد مَشْعَرالحَرَام کے پاس یا مزدلفہ میں کہیں بھی ذکر ودعا میں مشغول رہیں اور روشنی خوب پھیل جانے مگر طلوعِ آفتاب سے تھوڑا پہلے منیٰ کو روانہ ہوجائیں۔ (صحیح مسلم: ۹/۲۷) روانگی سے قبل اور فجر کے بعد جمرہ عقبہ پر رمی کے لیے سات یا کم وبیش کنکریاں چن سکتے ہیں۔ (صحیح مسلم: ۹/۲۷) اور اگلے دنوں میں روزانہ اکیس کنکریاں منیٰ سے لے کر رمی کرلینا بھی جائز ہے۔ (التحقیق والایضاح: ص ۴۲)

(۱۰۹) صرف خواتین اور ضعیف لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منیٰ جاسکتے ہیں۔ (مسلم: ۸/۱۷۰، ۱۹۶) مگر جمرۂ عقبہ کی رمی طلوعِ آفتاب کے بعد ہی کرنا ہوگی۔ (ابوداؤد: ۱۹۴۰)

(۱۱۰) مزدلفہ ومنیٰ کے مابین وادي مُحَسَّر بھی آتی ہے، جو منیٰ کا ہی حصہ ہے جہاں اَبرہہ اور اس کے لشکر کو اللہ نے اَبابیلوں سے تباہ کروایا تھا۔ وہاں سے گزرتے وقت تیز تیز نکل جائیں۔ (صحیح مسلم: ۸/۱۷۰، ۱۹۶، ترمذی: ۸۸۵) تعجب ہے کہ بعض لوگ وہاں سوئے ہوئے بھی پائے جاتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

یوم نحر و قربانی اور اِحرام اتارنا

(۱۱۱) ۱۰؍ذوالحج (یومِ نحر) کو سب سے پہلے جمرۂ عُقبہ (بڑے جمرہ) پر رَمی کریں، جو موٹے چنے سے ذرا بڑی سات کنکریوں سے ہوگی۔ کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہیں۔ (صحیح مسلم:۸؍۱۷۰،۱۹۶) جمرات پر بڑے بڑے کنکر و پتھر اور جوتے مارنا رَوا نہیں ہے۔ اس جمرہ کے پاس کھڑے ہوکر دعا کرنا ثابت نہیں (مؤطا امام مالک:۱؍۴۰۷) اس جمرۂ عقبہ پر رَمی کرنے کے ساتھ ہی تلبیہ کہنا بند کردیں۔ (بخاری:۱۵۴۳)

(۱۱۲) منیٰ میں موجود حجاج کو نمازِ عید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ان کی رَمی ہی عید کے قائم مقام ہوتی ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ:۲۶؍۱۷۰۔۱۷۱)

(۱۱۳) رمیٔ جمرہ کے بعد قربانی کریں۔ (صحیح مسلم:۸؍۱۷۰:۱۹۶) یہ حجِ تمتع (البقرۃ:۱۹۶) اور حجِ قران والوں کے لیے واجب ہے اور حجِ مفرد والوں پر قربانی واجب تو نہیں، لیکن کرلیں تو کارِ ثواب ہے۔ (صحیح بخاری:۱۶۹۱) اُونٹ اور گائے میں سات سات حاجی شریک ہوسکتے ہیں۔ (صحیح مسلم:۹؍۶۶،۶۷) البتہ عام مسلمان جب منیٰ کے علاوہ عید الاضحیٰ پر قربانی کریں تو اُونٹ میں دس گھر شرکت کرسکتے ہیں۔ (سنن ترمذی:۹۰۵،۱۵۰۱)

(۱۱۴) قربانی کا مسنون وقت جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چار دنوں یوم نحر و ایامِ تشریق (۱۰،۱۱،۱۲،۱۳) تک رہتا ہے۔ (صحیح ابن حبان:۱۰۰۸)

(۱۱۵) قربانی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جانور کو قبلہ رو کرکے (بائیں پہلو پر) لٹائیں اور اس کے دائیں پہلو پر اپنا پاؤں رکھیں۔ (صحیح بخاری:۳؍۵۴۲ مع الفتح) اور چھری چلادیں۔

(۱۱۶) اُونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا اگلا بایاں پاؤں اس کے گھٹنے سے باندھ کر اسے تین ٹانگوں پر کھڑا رہنے دیں۔ (بخاری:۱۷۱۳) اور اسے قبلہ رو کرلیں۔ (بخاری تعلیقاً:۳؍۵۴۲) اور اس کی گردن کو پیچھے کی طرف موڑ کر اس کی رَسی اس کی دُم سے باندھ دیں اور ذبح و نحر کی دعائیں کرتے ہوئے اس کے ٹانگوں کی جڑوں اور گردن کے آغاز میں موجود گڑھے میں خنجر یا برچھا ماردیں۔ وہ جلد ہی گرجائے گا۔ قرآنِ کریم میں ان کے اسی طرح زمین پر لگ جانے کا ذکر ہے۔ (الحج:۳۶) مستحب تو یہی طریقۂ نحر ہے۔ البتہ اسے بیٹھے بیٹھے ذبح

www.KitaboSunnat.com

کرنا بھی جائز ہے۔(نزهة الطالبين وعمدة المُفتين للنووی ۳۰۷/۳)

۱۱۷ قربان کو نحر یا ذبح کرتے وقت یہ اَذکار و دعائیں پڑھیں:

① «بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ» ''اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔'' (صحیح مسلم)

② «اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ» (صحیح مسلم)

''اے اللہ! یہ تیری توفیق سے ملا اور تیری رضا کے لیے ہے۔''

③ «اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي» ''اے اللہ! اسے قبول فرما۔'' (صحیح مسلم)

۱۱۸ قربانی کا گوشت خود بھی کھانا چاہیے۔ (الحج:۳۶) یہ نبی ﷺ کی سنت ہے۔ (صحیح مسلم:۱۷۰/۸، ۱۹۶)

۱۱۹ اگر قربانی دینے کی طاقت نہ ہو تو تین روزے ایامِ حج (ایامِ تشریق میں (صحیح بخاری:۱۶۹۱) یا اس کے بعد مکہ) میں اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھ لیں۔ (البقرۃ:۱۹۶)

۱۲۰ قربانی کے بعد سر منڈوا لیں یا بال چھوٹے کروا لیں (الفتح:۲۷) البتہ سر منڈوانا افضل ہے۔ (مسلم:۵۳/۹، ۵۴) عورتوں کے لیے سر منڈوانا نہیں ہے۔ (ابوداؤد:۱۹۸۵، ۱۹۸۴) وہ اپنی چوٹی کے بالوں کو اکٹھا کر کے آخر سے تمام بالوں کو اُنگلی کے پورے کے برابر (تقریباً پون انچ) کاٹ لیں۔ (المغنی لابن قدامہ ۳۹۵/۳) ناخن بھی کاٹ لیں تو بہتر ہے۔ (زاد المعاد ۲۷۰/۲)

۱۲۱ بال کٹوانے کے بعد اِحرام کھول دیں اور خوشبو وغیرہ لگائیں۔ (صحیح بخاری:۱۵۳۹) یہ تَحَلُّل اَوّل ہے۔ اب میاں بیوی کے تعلقات کے سوا تمام پابندیاں ختم ہوگئیں۔

۱۲۲ جو لوگ قربانی کے لیے کوپن لئے ہوئے ہوں، وہ جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد بال کٹوائیں اور اِحرام کھول لیں۔

۱۲۳ ۱۰/ ذوالحج کو ہی سب سے اہم کام اور حج کا رکنِ اعظم 'طوافِ افاضہ' (طوافِ حج یا طوافِ زیارت) کرلیں تو یہی مسنون ہے۔ (بخاری:۱۵۶۱) اگر بیماری یا حیض وغیرہ کے عذر کی وجہ سے ۱۰ ذوالحج کو ممکن نہ ہو تو ایامِ تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) میں کرلیں۔ ورنہ جب مجبوری زائل ہو تب ہی سہی اور اس تاخیر پر کوئی فدیہ و کفارہ بھی نہیں۔ (المغنی ۳۹۶/۳)

۱۲۴ اس طواف میں اِحرام، رمل اور اضطباع نہیں ہے۔ (ابوداؤد:۲۰۰۱) حجِ تمتع کرنے والوں کے لیے اس طواف کے بعد صفا و مروہ کے مابین سعی بھی ضروری ہے اور قِران و مفرد

www.KitaboSunnat.com

والوں کے لیے طوافِ قدوم یا طوافِ عمرہ کے ساتھ کی گئی سعی ہی کافی ہے۔ (ترمذی:۹۴۸) طواف سے فارغ ہوکر مقامِ ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں۔ (صحیح بخاری:۴۸۴/۳) اس طواف وسعی کے بعد حاجی کو 'تحللِ ثانی' یا 'تحللِ کلی' حاصل ہوجاتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات سمیت تمام پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ (صحیح بخاری:۱۶۹۱،۱۶۹۲)

ایامِ تشریق اور قیامِ منیٰ

(۱۲۵) طوافِ افاضہ کے بعد واپس منیٰ لوٹ جائیں اور ایامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں ہی گزاریں۔ (ابوداوٴد:۱۹۷۳) ان ایام کے دوران مکہ جانا اور زیارت وطوافِ کعبہ کرنا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ (أنظر سلسلة الأحاديث الصحيحة:۴۵۶/۲)

(۱۲۶) ان دنوں میں تمام نمازیں ان کے اوقات پر مگر قصر کرکے باجماعت ادا کریں۔ (صحیح بخاری:۱۰۸۴،۱۶۵۷)

(۱۲۷) ۱۱،۱۲ اور ۱۳/ ذوالحج کو زوالِ آفتاب کے بعد تینوں جمرات کو سات سات کنکریوں سے رمی کرنا مسنون ہے۔ (ابوداود:۱۹۷۳) صحابہ کا عمل بھی یہی تھا۔ (بخاری:۱۷۴۶) پہلے چھوٹے پر رمی کریں اور فارغ ہوکر ایک طرف ہو جائیں اور قبلہ رو ہو کر دعا مانگیں، ایسے ہی درمیانے پر کریں، البتہ بڑے کے پاس دعا ثابت نہیں۔ (صحیح مسلم:۴۷/۹،۴۸)

(۱۲۸) اگر کوئی صرف ۱۱،۱۲ کی رمی کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہے تو اس کے لئے یہ جائز ہے۔ (البقرۃ: ۲۰۳) ۱۲ ذوالحج کی رمی کرکے مغرب سے پہلے پہلے اپنی جگہ سے روانہ ہوجائیں اور اگر وہیں مغرب ہوگئی تو پھر اگلے دن ۱۳/ ذوالحج کی رمی کرنا ضروری ہوجائے گا۔ (مؤطا امام مالک:۴۰۷/۱) احناف اور جمہور علما کا یہی مسلک ہے۔ (مؤطا امام محمد مع التعليق المُمجد ص۲۳۳، المجموع للنووي ۲۸۳/۸، المغنی۴۰۷/۳)

(۱۲۹) بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور عورتوں کے لیے اگر خود جاکر رمی کرنے کی گنجائش نہ ہوتو وہ اپنا وکیل مقرر کرسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض ضعیف احادیث بھی ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، معجم طبرانی اوسط میں ہیں۔ (نیل الاوطار: حوالہ سابقہ، فقہ السنہ ۷۳۵/۱) وکیل پہلے خود اپنی سات کنکریاں ایک ایک کرکے مارے، پھر مؤکلین کی بھی اسی طرح

مارے، مٹھی بھر کر کنکریاں پھینک دیں تو یہ رمی شمار نہیں ہوگی۔ (المغنی ۳/۲۸۶)

(۱۳۰) ایامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے۔ (ابوداؤد: ۱۹۷۳) البتہ بکریاں اور اُونٹ چرانے والوں (ابن حبان: ۲۹۷۵) اور حجاج کو پانی پلانے کی ذمہ داری نبھانے والوں (حضرت عباسؓ) کو نبی ﷺ نے راتیں منیٰ میں نہ گزارنے کی رخصت دے دی تھی۔ (بخاری: ۱۶۳۵)

(۱۳۱) اگر کسی نے اس واجب کو بلا عذرِ شرعی ترک کر دیا تو اسے بعض ائمہ (مالک، شافعی، اور ایک روایت میں امام احمد) کے نزدیک دَم دینا پڑے گا جبکہ امام احمد کی مشہور روایت اور اَحناف کے نزدیک ترکِ قیامِ منیٰ پر فدیہ نہیں ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/۵/۸۰) لیکن اُنہیں رمی کرنا ہوگی، ایسے لوگ ایک دن بکریاں چرائیں اور ایک دن میں دونوں کی اکٹھی کنکریاں ماریں۔ (ابن حبان: ۲۹۷۵)

بچوں کا حج وعمرہ

(۱۳۲) بچوں کا حج صحیح ہے اور اس کا ثواب بچوں کے علاوہ اُنہیں حج کروانے والوں (والدین) کو بھی ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم: ۹/۹۹، ۱۰۰) عہدِ نبوی ﷺ اور دورِ خلفا رضی اللہ عنہم میں سات سال اور کم وبیش عمر کے نابالغ بچوں کو حج کروانے کے کئی واقعات کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔ (صحیح بخاری: ۱۸۵۸) ان کا یہ حج نفلی شمار ہوگا اور بالغ ہونے پر اگر اللہ نے توفیق دے کر حج فرض کر دیا تو وہ فرض ادا کرنا ہوگا۔ (المُحلّٰی از ابن حزم ۷/۲۷۶)

(۱۳۳) میقات پر اِحرام سے لے کر تمام مناسک اُنھیں اپنے ساتھ ساتھ پورے کروائیں، سوائے رمی کے، یہ آپ خود ان کی طرف سے کر دیں۔ ناسمجھ بچوں سے احرام کے آداب پورے کروائیں۔ اُنھیں خوشبو نہ لگائیں، ان کے بال یا ناخن نہ کاٹیں اور اگر وہ کسی معاملہ میں کوئی کمی بیشی کر دیتے ہیں تو ان پر کوئی دم یا گناہ نہیں ہے۔ (المحلّٰی ۷/۲۷۶۔۲۷۷) سمجھدار بچے کو احرام باندھیں اور ناسمجھ بچے کو معمول کے لباس میں رکھ کر اُنھیں (خواتین کی طرح) احرام کے حکم میں داخل کر دیا جائے لیکن افضل واَحوط احرام باندھنا ہی ہے۔
(فتح الباری ۴/۷۱تا۷۳)

(۱۳۴) حج تمتع اور حجِ قِران کرنے والے بچوں کی طرف سے بھی قربانی واجب ہے۔
(الشرح الصغیر للدردیر ۲/۸)

www.KitaboSunnat.com

طوافِ وداع

۱۳۵ مکہ مکرمہ سے اپنے شہر یا ملک جانے سے پہلے طوافِ وداع کرنا واجب ہے۔ البتہ حیض والی عورت یہ طواف کئے بغیر مکہ سے روانہ ہوسکتی ہے۔ (مسلم:۷۸/۹،۷۹) طوافِ وداع میں نہ رمل ہے نہ اِحرام، نہ اضطباع اور نہ ہی اس کے ساتھ سعی ہے۔ طواف کریں، دو رکعتیں پڑھیں اور روانہ ہوجائیں۔ حرم شریف سے اُلٹے پاؤں باہر نکلنا سراسر خانہ ساز فعل ہے، جس کی کوئی دلیل نہیں۔ (مناسک الحج والعمرۃ للالبانی ص ۴۳)

اَحکام وآدابِ زیارتِ مدینہ منورہ

۱۳۶ مسجدِ نبوی میں نماز کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کیا جائے تا کہ نبی ﷺ کے اس حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جس میں آپ ﷺ نے مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ کے سوا کسی طرف بغرضِ ثواب رختِ سفر باندھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری:۱۱۸۹) مدینہ منورہ پہنچ کر مسجدِ نبوی میں جائیں، جہاں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ (بخاری :۱۱۹۰) جبکہ پچاس ہزار نماز کا ثواب والی حدیثِ (ابن ماجہ) ضعیف ونا قابلِ حجت ہے۔

۱۳۷ مسجدِ نبوی میں داخل ہوتے ہی دعاے دخول اور پھر تحیۃ المسجد پڑھیں اور اگر ممکن ہو تو روضۃ الجنۃ میں پڑھیں جو قبرِ شریف کے ساتھ ہی سفید ستونوں والی جگہ ہے اور جسے نبی ﷺ نے 'جنت کا باغیچہ' قرار دیا ہے۔ (صحیح بخاری :۱۱۹۶،۱۸۸۸) اگر کسی فرض نماز کا وقت ہے تو باجماعت نماز ادا کرلیں۔

۱۳۸ فرض نماز یا تحیۃ المسجد کی دو رکعتوں کے بعد نبی ﷺ کی قبرِ مقدس کے پاس جائیں اور یوں سلام کریں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ»

''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلام ہو۔''

پھر ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قبر پر اُنھیں یوں سلام کریں:

''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْر''　''اے ابوبکرؓ! آپ پر سلام ہو۔''

اور پھر حضرت عمر فاروقؓ کی قبر پر، اُنھیں یوں سلام کہیں:

''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ'' ''اے عمرؓ! آپ پر سلام ہو۔'' (مؤطا امام مالک:۱۶۶/۱)

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۹) نبی ﷺ کی آخری آرامگاہ کے درو دیوار یا جالیوں اور پوری مسجدِ نبوی کے کسی بھی حصہ کو تبرک کی نیت سے چھونا، پھر ہاتھوں کو چہرے اور سینے پر پھیرنا اور چومنا ثابت نہیں ہے۔ امام غزالی، ابن تیمیہ، امام نووی، ابن قدامہ، ملا علی قاری، شیخ عبدالحق حنفی دہلوی اور مولانا احمد رضا خان (بریلوی) نے بھی ان اُمور کو منع قرار دیا ہے۔ (احیاء علوم الدین از غزالی ۱/۲۴۴)

(۱۴۰) قبر شریف کے پاس شور پیدا کرنا یا طویل عرصہ تک رک کر شور کا باعث بننا بھی درست نہیں کیونکہ یہ ادب گاہِ عالم ہے اور یہاں آوازوں کو پست رکھنا ضروری ہے۔ (الحجرات:۲) صلوٰۃ وسلام سے فارغ ہوجائیں تو قبلہ رو ہو کر دعائیں مانگیں نہ کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے۔ (التحقیق والایضاح: ص ۶۷)

(۱۴۱) حرمِ مکی کی طرح ہی مسجدِ نبوی سے بھی اُلٹے پاؤں نکلنا ایک خودساختہ فعل ہے جس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ (مناسک الحج والعمرۃ: ص ۴۳)

(۱۴۲) قیامِ مدینہ منورہ کے دوران کسی بھی وقت اقامت گاہ سے وضو کر کے جائیں اور مسجدِ قبا میں دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اس کا ثواب پورے عمرے کے برابر ہے۔ (نسائی: ۲/۳۶) مسجدِ قبا کی زیارت سنتِ رسول ﷺ ہے۔ (صحیح مسلم: ۹/۱۶۹، ۱۷۰)

(۱۴۳) بقیع الغرقد (جنت البقیع) کی زیارت کر سکتے ہیں اور وہاں عام قبرستان کی زیارت والی دعا کریں اور ان الفاظ کا اضافہ کردیں: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَ هْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ» ''اے اللہ! اس بقیعِ غرقد کے آسودگانِ خاک کی مغفرت فرمادے۔''

(۱۴۴) شہداے اُحد کی زیارت بھی جائز ہے اور وہاں بھی عام زیارتِ قبور والی دعا کریں۔

(۱۴۵) مدینہ منورہ میں جتنا بھی قیام ممکن ہو، جائز ہے۔ چالیس نمازیں پوری کرنے کے لیے ہفتہ بھر رکنا کوئی شرط نہیں، کیونکہ اس موضوع پر بیان کی جانے والی مسند احمد وطبرانی اوسط والی روایت ضعیف وناقابلِ استدلال ہے۔ (سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ للالبانی: ۱/۳۶۶)

(۱۴۶) دورانِ حج اگر کوئی شخص مقصد بنائے بغیر ضمنی طور پر کوئی تجارت یا مزدوری کرنا چاہے تو یہ جائز ہے۔ (البقرۃ: ۱۹۸، الحج: ۲۸، تفسیر ابن کثیر ۱/۲۸۵، صحیح بخاری حدیث: ۱۷۷) البتہ اس میں غیر قانونی اشیا غیر قانونی طریقوں سے لانا، ان کا کاروبار کرنا اور کسٹم میں دھوکا دہی کرنا جو کہ

www.KitaboSunnat.com

عام حالات میں بھی روا نہیں، وہ حج وحجاج کے لئے بھی جائز نہیں، ان سے بچیں۔ (جدید فقہی مسائل، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی: ص۱۳۰،۱۳۱)

(۱۴۷) مکہ مکرمہ کا اصل تحفہ آبِ زمزم اور مدینہ منورہ کا مبارک ہدیہ عجوہ کھجور ہے، کیونکہ آبِ زمزم ہرغرض و مرض کے لیے مفید ہے۔ (مسند احمد:۲/۳۰۵،۳۵۶) یہ کھانے کا کھانا (صحیح مسلم: ۲/۱۴) اور بیماری کی دوا ہے۔ (مسند احمد:۲/۳۰۱،۳۰۵) لیکن اس میں کفن یا نقدی کو بھگونا خانہ ساز فعل ہے۔ (السنن والمبتدعات ص۱۱۳ وحجۃ النبی ص۱۱۹) اور عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کھالیں تو اس دن زہر اور سحر (جادو) اثر نہیں کرتا۔ (بخاری:۵۴۴۵) یہ شفا اور زہر کا تریاق ہے۔ (صحیح مسلم:۳/۱۴) یہ جنت کا پھل ہے۔ (ترمذی:۲۰۶۸)

(۱۴۸) سفر چاہے کتنا ہی آرام دہ کیوں نہ ہو، یہ عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، لہٰذا کوئی شخص جب اپنا کام مکمل کرلے تو جلد اپنے اہل وعیال میں لوٹ جائے (بخاری:۱۸۰۴) حاجی کا حج سے فارغ ہوکر اپنے اہل وعیال میں جلد لوٹ جانا ہی زیادہ اجر کا باعث ہے۔ (دارقطنی:۲/۳۰۰)

(۱۴۹) جب واپسی کا سفر اختیار کریں تو سواری پر بیٹھنے، راستے میں قیام کرنے، شہروں کو دیکھنے، اونچائی پر چڑھنے اور زیریں جانب اُترنے وغیرہ کی دعائیں کرتے آئیں اور جب اپنا شہر نظر آجائے تو یہ دعا کریں:

«آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ» (بخاری:۲۹۸۱،۱۷۹۷)

''ہم تو تائب ہوکر، سجدہ وعبادت گزاری کا عہد کرکے لوٹ آئے ہیں، اور اپنے ربّ کی تعریفیں کرتے ہیں۔''

(۱۵۰) اور اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے ممکن ہو تو مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ لیں۔ (بخاری ومسلم) اور پھر یہ دعا کرتے ہوئے اپنے گھر داخل ہوجائیں:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيرَ الْمَوْلَجِ وَخَيرَ الْمَخرَجِ، بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَعَلٰى رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا» (سنن ابوداؤد:۵۰۹۶)

''اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے، اور نکلنے کی جگہوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، تیرا نام لے کر ہم یہاں سے نکلے تھے اور اے ہمارے ربّ! تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے۔''

www.KitaboSunnat.com